

ہم فاطمیہ کیوں مناتے ہیں ؟

<"xml encoding="UTF-8?">



ہم فاطمیہ کیوں مناتے ہیں ؟ (1)

مصنف: سید باقری

فاطمیہ کیا ہے ، اس کی اہمیت کیا ہے ، رحلت پیغمبر گرامی اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے بعد کیا حالات پیش آئے ، ان حالات اور واقعات کا ہمارے عقائد اور ہمارے دین سے کیا تعلق ہے ، اور کیوں بعض حضرات مسلسل اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ فاطمیہ کو ختم کردیں یا حداقل ان ایام کی اہمیت کو کم اہمیت یا کم فروغ بنادیں ؟ کیونکہ فاطمیہ تشیع کی بنیاد اور عقائد کے ایک اہم مسئلہ کو حل کر رہی ہے اور اس مسئلہ کا تعلق امامت و ولایت اہلبیت طاہرین علیہم السلام جیسے عظیم ، اہم اور بنیادی مسئلہ سے ہے جس کے بارے میں نبی گرامی اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن دوسرے میری عترت جو میرے اہلبیت ہیں اور جب تک تم ان دونوں سے متمسک رہو گے میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہوگے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچے۔ (۱)

حدیث ثقلین میں نبی گرامی اسلام ، امت کی نجات کا ذریعہ قرآن اور اہلبیت کو پہنچنا رہے ہیں اور امت کو قرآن اور ان ذوات مقدسہ سے متمسک ہونے کا دستور دے رہے ہیں اور اس بات پر تاکید فرما رہے ہیں کہ میرے بعد گمراہی سے بچنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ انسان قرآن اور اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے دامن کو تھام لے ان سے متمسک ہو جائے اور جب تک انسان ان کا دامن تھامے ہوئے ہے گمراہی سے بچا ہوا ہے اور جہاں ان کا دامن ہاتھ سے چھوٹا انسان گمراہی کے دلدل میں گرتا چلا جائے گا۔

اسی طرح آپ ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں : جو اپنے زمانہ کے امام کی معرفت کے بغیر مرجائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ (۲)

امام حسین علیہ السلام بھی اسی مطلب کی جانب ایک حدیث میں اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں : اللہ جل ذکرہ نے انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لئے کہ اس کی شناخت حاصل کریں اور جب اس کو پہچان لیں گے تو اس کی عبادت کریں گے اور اگر اس کی عبادت کریں گے تو اس کے علاوہ دوسروں کی عبادت سے بے نیاز ہو جائیں گے۔

ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا : اے فرزند رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے بتائیے اللہ کی معرفت کیا ہے ؟ امام نے فرمایا : ہر عصر کے لوگوں کا اپنے زمانہ کے اس امام کی معرفت حاصل کرنا جس کی اطاعت ان پر واجب ہے۔ (۳)

جاری ہے۔۔

حوالہ جات

۲، ص ۳۳۲؛ مسند احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۱۲، ۱۷، ۲۶، ۵۹، ج ۴، ص ۳۶۶، ۳۷۲-۳۷۰؛ فضائل الصحابه
 ، احمد بن حنبل، ج ۲، ص ۵۸۵؛ خصائص نسایی، ص ۲۱، ۳۰؛ صواعق المحرقه، ابن حجر ہیثمی، فصل ۱۱،
 بخش ۱، ص ۲۳۰؛ کنز العمال، متقی ہندی، ج ۱، ص ۲۲؛ تفسیر ابن کثیر، ج ۴، ص ۱۱۳؛ طبقات الکبری، ابن
 سعد، ج ۲، ص ۱۹۲؛ مجمع الزوائد، ہیثمی، ج ۹، ص ۱۶۳؛ تاریخ ابن عساکر، ج ۵، ص ۲۳۶؛ درالمنثور، حافظ
 سیوطی، ج ۲، ص ۶۰؛ ینابیع الموده، قندوزی حنفی، ص ۳۸، ۱۸۳، مختلف عبارتوں کے ساتھ، اِنِّي تَارِكٌ فِیْكُمْ
 اَلثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَ عِزَّتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ [مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهَمَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَبَدًا] وَ لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰی يَرِدَا عَلَيَّ اَلْحَوْضَ

-

۲: کلینی، کافی، ج ۳، ص ۵۸؛ شیخ صدوق، کمال الدین، ج ۲، ص ۴۰۹۔ ابن حنبل، مسند احمد، ج ۲۸، ص
 ۸۸۔ ابوداؤد، مسند، ج ۳، ص ۴۲۵۔ مَنْ مَاتَ وَ لَمْ يَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّة۔

۳: الشیخ الصدوق، علل الشرائع، ج ۱، ص ۹، حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنِ
 الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي
 عَبْدِ اللّٰهِ (ع) قَالَ خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ (ع) عَلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَا خَلَقَ الْعِبَادَ اِلَّا
 لِيَعْرِفُوْهُ فَاِذَا عَرَفُوْهُ عَبَدُوْهُ فَاِذَا عَبَدُوْهُ اسْتَغْنَوْا بِعِبَادَتِهِ عَنْ عِبَادَةِ مَنْ سِوَاهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِاَبِي
 اَنْتَ وَ اُمِّي فَمَا مَعْرِفَةُ اللّٰهِ قَالَ مَعْرِفَةُ اَهْلِ كُلِّ زَمَانٍ اِمَامَهُمُ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْهِمْ طَاعَتُهُ۔